بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آلفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم یکشنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ش | ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | یکم ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ صلح ۱۳۲۱ ش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ابنسبتاً کم ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے :۔

حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین کے خسر حکیم سید احمد صاحب ساکن ہیلاں ضلع گجرات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں :۔

آج ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مہتمم صاحب اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مقامی اطفال احمدیہ

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

جزائر شرق الہند کے احمدی

جاپان کے جنگ میں شریک ہو جانے اور اچانک حملہ کر کے بحر الکاہل کے کئی جزائر پر تصرف جما لینے نیز ملایا میں گھس آنے پر حالات نے جو پلٹا کھایا ہے۔ وہ نہ صرف اس لئے ہماری توجہ خاص طور پر اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ کہ جنگ ہندوستان کے دروازہ پر آ گئی ہے۔ اور ایک لحاظ سے ہندوستان میں داخل ہو چکی ہے۔ کیونکہ برما میں لڑائی شروع ہے۔ اور آج سے کچھ عرصہ ہی قبل برما ہندوستان کا حصہ تھا۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ وہ جزائر جو جاپانی حملہ کی زد میں ہیں۔ اور وہ علاقے جہاں بڑے زور شور کے حملے ہو رہے ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔ وہ بھی جو جنگی خدمات کے سلسلہ میں ہندوستان سے گئے ہیں۔ اور وہ بھی جو ان علاقوں کے اصلی باشندے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص اور دین کے لئے قربانیاں کرنے والے ہیں۔ مثلاً جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ سیلبز۔ سنگاپور۔ ملایا اور برما میں :۔

جزیرہ جاوا میں اس وقت چھ باقاعدہ مبلغ موجود ہیں۔ جن میں سے چار مرکز سے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور دو وہاں کے باشندے ہیں۔ اور اس طرح چھ مقامات پر تبلیغی مشن قائم ہیں۔ جہاں جہاں احمدی جماعتیں ہیں۔ وہاں لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہیں۔ جن میں احمدی خواتین دینی تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ کئی مقامات پر احمدی سکول بھی جاری ہیں۔ احمدیوں کی اپنی مسجدیں ہیں :۔

اسی طرح جزیرہ سماٹرا میں انچارج مشن ایک مرکز سے بھیجے ہوئے مبلغ ہیں۔ ان کے علاوہ کئی ایک وہاں کے نوجوان کام کرتے ہیں جنہوں نے دینی تعلیم و تربیت قادیان میں حاصل کی۔ اور دینی خدمات سر انجام دینا باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ کئی مقامات پر احمدی جماعتیں ہیں۔ "اسلام" نام کا ایک مجلہ بھی شائع ہوتا ہے :۔

پھر سیلبز میں احمدی ہیں۔ اور حال ہی میں ایک نوجوان مسلسل کئی سال قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن کو گئے ہیں :۔

برما میں نہ صرف ہندوستان سے جانے والے احمدی احباب موجود ہیں۔ بلکہ وہاں کے اصلی باشندوں میں سے بھی احمدی ہیں۔ ملایا اور سنگاپور میں زیادہ تر وہ اصحاب ہیں جو جنگی خدمات سر انجام دینے کی غرض سے وہاں موجود ہیں :۔

چونکہ آج کل ان علاقوں میں جنگ کا بہت زیادہ زور ہے۔ جاپان اپنی ساری قوت سے حملہ کر رہا ہے۔ اور اس کی کوشش ہے۔ کہ ان مقامات پر قبضہ جما کر ہندوستان کی طرف بڑھ سکے۔ اس لئے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ان علاقوں کے احمدی احباب کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ اور ان کی خیر و عافیت کے لئے باقاعدہ دعائیں کرتے رہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت بڑے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ کسی علاقہ میں انقلاب حکومت ہی بہت بڑی ابتری۔ بے امنی اور نقصان رسانی کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن احمدی چونکہ مختلف مقامات میں بہت تھوڑی تھوڑی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور مخالفین علماء کے بھڑکانے کی وجہ سے انہیں عام حالات میں بھی تنگ کرنا اور نقصان پہنچانا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے بہت زیادہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ اور موجودہ حالات میں وہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ تمام جماعت اپنی خاص دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد کرے :۔

اس میں شک نہیں۔ کہ احمدیت کا محافظ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ وعدہ ہے۔ کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پس احمدیت دنیا کے تمام کناروں تک پہنچے گی۔ اور جہاں جہاں پہنچ چکی ہے۔ وہاں انشاء اللہ قائم رہے گی۔ لیکن اس کے لئے جہاں ہمارے لئے ظاہری جد و جہد ضروری ہے۔ وہاں عاجزانہ اور دردمندانہ نیم شبی دعاؤں کی بھی بے حد ضرورت ہے۔ اور آج جبکہ ان علاقوں کے احمدی احباب انتہائی مشکلات اور تکالیف میں مبتلا ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور نہایت ہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ عرض کرنا چاہیئے۔ کہ اے اللہ! ان علاقوں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں تیرے فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کر کے تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو پھیلانے کے لئے قائم ہوئی ہیں۔ تو ان کی ہر پہلو سے حفاظت فرما۔ انقلابات زمانہ کو ان کی سہولت اور ترقی کا ذریعہ بنا۔ ایسے مصائب اور تکالیف سے انہیں محفوظ رکھ۔ جو نام و نشان مٹا دیتے یا زندگی کی روح اور ترقی کی امنگ کو نابود کر دیتے ہیں۔ انہیں صبر اور برداشت کی طاقت عطا فرما۔ اور مشکلات کے اس مہیب دور میں سے کندن بنا کر نکال۔ تاکہ وہ پہلے سے زیادہ منور ہو جائیں۔ اور دوسروں کو منور کرنے کے لئے زیادہ توفیق پائیں :۔

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے۔ کہ دنیا اس وقت ظلمت کدہ بنی ہوئی ہے۔ تیری مخلوق تیری توحید اور تقدیس کو بھول چکی ہے۔ اور صراط مستقیم سے بھٹک گئی ہے۔ تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہدایت اور نور کا مینار بنا کر بھیجا۔ اس نور کی شعاعیں جس جس جگہ پہنچی ہیں۔ وہاں وہ دوسروں کو منور کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ تو ان شعاعوں کو نہ صرف قائم رکھ۔ بلکہ زیادہ روشن بنا۔ تا بھولی بھٹکی دنیا تیرے حضور پہنچنے کا راستہ پا سکے۔ اور تیری رضا حاصل کر سکے :۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے ان بھائیوں کے لئے جو کہیں بھی موجودہ جنگ کے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہر پہلو سے ان کا حافظ۔ اور نگہبان ہو :۔

قادیان میں سترھواں وقارِ عمل

قادیان ۱۱ ماہ صلح ۱۳۲۱ہش کل حسب اعلان مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام نصرت گرلز سکول والی سڑک پر سترھواں وقار عمل منایا گیا۔ کام قریباً ۹ بجے شروع ہوا۔ اور ۱۲ بجے ختم کیا گیا۔ اس پونے تین گھنٹے کے عرصہ میں تمام خدام و انصار نے ۶۵۰۰ مکعب فٹ مٹی ایک گڑھے میں ڈالی۔ یہ گڑھا گزشتہ سال برسات کے موسم میں سخت بارش کی وجہ سے سڑک کے ٹوٹنے سے پڑ گیا تھا۔ جو ۶۵ فٹ لمبا۔ ۴۰ فٹ چوڑا۔ اور ۱۰ فٹ گہرا تھا۔ اس کو پُر کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام تین دفعہ وقار عمل کیا گیا۔ ستمبر ۱۳۲۱ہش کے وقار عمل میں ۵۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ جس کی قیمت ۸۷/۸/۱ روپے بنتی ہے۔ نومبر ۱۳۲۰ہش کے وقار عمل میں ۱۶۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ جس کی قیمت ۲۸۰ روپے بنتی ہے۔ اور اب جنوری ۱۳۲۱ہش کے وقار عمل میں ۶۵۰۰ مکعب فٹ مٹی پڑی جس کی قیمت ۱۱۳ روپے ۱۲ آنے بنتی ہے۔ یعنے کل مٹی اس گڑھے میں ۲۷۵۰۰ مکعب فٹ پڑی۔ گویا اگر یہ سارا کام خود نہ کیا جاتا۔ بلکہ مزدوروں وغیرہ کے ذریعہ کرایا جاتا۔ تو اس سارے کام پر ۴۸۱ روپے ۴ آنے خرچ ہوتے۔ لیکن جماعت کے دوستوں نے خود اس گڑھے کو پُر کر کے اور سڑک کو درست کر کے ۴۸۱ روپے ۴ آنے رفاہِ عام کے لئے عملی طور پر چندہ دیا۔

کام کی نگرانی بابو غلام حسین صاحب اورسیر کے سپرد تھی۔ اور حسب دستور سابق مقام عمل پر فسٹ ایڈ اور آب رسانی کا بھی انتظام تھا۔ نیز جھنڈا اور خیمہ بھی نصب کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ازراہ نوازش و شفقت مقام عمل پر تشریف لائے۔ اور کام کا معائنہ فرمایا۔ کام ختم ہونے کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ بزرگان سلسلہ میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب وغیرہ شریک کار تھے۔

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کے متعلق آخری اعلان

یکم فروری کی مُہر والے خطوط وقت کے اندر سمجھے جائیں گے

"جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک چندوں کی فہرستیں نہیں آئیں۔ یا وہ افراد جنہوں نے اپنے وعدے ابھی تک نہیں لکھائے۔ ان کو میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اور چونکہ ۳۱ جنوری کی شام تک کا وعدہ ہم قبول کر لیا کرتے ہیں۔ اور کئی مقامات ایسے ہیں جہاں سے شام کو ڈاک روانہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس خط پر یکم فروری کی مہر ہوگی۔ اسے بھی ۳۱ جنوری تک کے وعدوں کے اندر شمار کیا جائے گا۔" پس اس قسم کی تمام جماعتیں اور افراد یاد رکھیں کہ یہ وہ تحریک ہے کہ "جن لوگوں کا اس میں حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔" مگر سال ہشتم میں حصہ لینے کا آخری وقت خط پر ڈاکخانہ کی یکم فروری کی مہر ہے۔ احباب اس لئے فوری توجہ فرمائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اعلان ضروری برائے مبلغین سلسلہ — سلسلہ احمدیہ کے مبلغین کا یہ بھی فرض ہے کہ اخبارات سلسلہ کے لئے نئے خریدار بنائیں۔ کیونکہ اخبارات تبلیغی کام میں بہترین معاون ہیں۔ جو مبلغ روزنامہ الفضل کے لئے پانچ خریدار سال بھر کے لئے دیں گے۔ انہیں سال بھر کے لئے روزنامہ الفضل مفت دیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زمین پر توحید پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنا نہایت ضروری ہے

"جو شخص کم سے کم تین دفعہ ہماری کتابوں کو نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مندرجہ بالا حضور کا ارشاد احباب جماعت کی توجہ کے لئے نظارت ہذا پیش کرتی ہوئی احباب جماعت سے عموماً۔ اور عہدیداران جماعت سے خصوصاً اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے اس وقت تک کیا عملی کارروائی کی ہے۔

نظارت ہذا نے حضور کے اس منشاء کی تعمیل میں امسال امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کا انتظام کیا ہے۔ اور اس امتحان میں (۱) آریہ دھرم (۲) کشف الغطاء (۳) حقیقۃ المہدی (۴) خطبہ الہامیہ (عربی کا اردو میں ترجمہ موجود ہے۔ اور امتحان میں اردو زبان میں سوالات ہوں گے) (۵) گورنمنٹ انگریزی و جہاد (۶) تقریریں بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔

نظارت ہذا احباب جماعت اور عہدیداران جماعت کو تحریک کرتی ہے۔ کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اپنے آقا اور مقتدا کی ہدایت کی عملی تصویر ایسے رنگ میں پیش کریں۔ کہ صحابہ کرام کی زندگیوں کا نقشہ دنیا کے سامنے دوبارہ آ جائے۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ بعد تحریک ان احباب کے ناموں اور پتوں سے جلد سے جلد نظارت ہذا کو مطلع کریں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امتحان "لیکچر لاہور" کے متعلق اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ ہر احمدی کا اولین فرض ہے کیونکہ وہ علم و عرفان۔ اور معرفت الٰہی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے امتحانات کا اہتمام کرتی ہے۔ اس سلسلہ کا آئندہ امتحان ۸ تبلیغ (فروری) کو ہو رہا ہے۔ جماعت کے تمام خواندہ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس امتحان میں ضرور شریک ہوں۔

قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں معروض ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ کے تمام خواندہ احباب کو فرداً فرداً مل کر امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کے لئے آمادہ کریں۔ امیدواران کی فہرست مرتب فرما کر جلد از جلد بمعہ فیس داخلہ بجناب ان کس ارسال فرمائیں۔

خاکسار۔ عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان احسان

توہمات کے بندھنوں سے رہائی بخشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن عظیم الشان احسانات سے اہل دُنیا کو نوازا ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے لوگوں کو توہمات سے نجات دلاکر ان پر انسانی شرف اور مجد کی حقیقت ظاہر فرمائی۔ اور بتایا کہ اوہام باطلہ کا تتبع انسان کو پستی میں گراتا۔ اور اس کی روحانیت کو بہت بڑا نقصان پہنچاتا ہے۔ حریت اور آزادی کی فضا میں صحیح معنوں میں وُہی شخص سانس لے سکتا ہے۔ جو ہر وقت اپنی نگاہ اللہ تعالےٰ پر رکھے۔ اور اُسی کو اپنا ملجا و ماوٰی قرار دے۔ آپ کی بعثت سے قبل اور اقوام کا تو کیا ذکر۔ خود مسلمان کہلانے والے طرح طرح کے اوہام باطلہ میں مبتلا تھے اور بجائے اللہ تعالےٰ پر توکل رکھنے اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے ایسے لغو طریق اختیار کیا کرتے تھے۔ جن کو سُنکر حیرت ہوتی اور تعجب آتا ہے۔ کہ مسلمان کس طرح ان بے ہُودہ خیالات میں مبتلا رہے مگر یہ واقعہ ہے۔ کہ بدقسمتی سے مسلمان اوہام کا شکار ہُوئے۔ اور ایسی بُری طرح شکار ہوئے کہ وُہ بھلائی اور بُرائی میں تمیز کرنے کی طاقت تک کھو بیٹھے ؎

درحقیقت ان توہمات کا آغاز اُس زمانہ میں ہُوا۔ جب انسانی دماغ ابھی اپنے کمال کو نہیں پہونچا تھا۔ یونانیوں کے عروج سے پہلے ہومر شاعر کی کتاب ایلیڈ کے چوتھے باب کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لینا چوتھیہ بخار کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ چینیوں کے ہاں بہت سی بیماریوں کا علاج ایک تعویذ سمجھا جاتا تھا۔ جسے جادُو کا مربع کہا جاتا۔ اور جس میں نو خانے ہوتے تھے۔ ہر ایک خانہ میں ایک سے لے کر نو تک ہندسے اس ترتیب سے لکھے جاتے تھے۔ کہ عددوں کو ایک سیدھ میں جوڑیں۔ تو ہر ایک طرح سے ۱۵ حاصل جمع ہو۔ اسی طرح زیادہ خطرناک بیماریوں میں ۱۶ اور ۲۵ خانوں کے مربع استعمال کئے جاتے تھے قریباً دو ہزار قبل مسیح یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ تاریکی اور روشنی کے دو الگ الگ خدا ہیں اور دونوں اپنی اپنی رتھوں میں سوار ہو کر لڑتے ہیں جب روشنی کا خدا غالب آتا ہے۔ تو دِن نکل آتا ہے۔ اور جب تاریکی کا خدا غالب آتا ہے۔ تو رات ہو جاتی ہے ؎

انہی توہمات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بعض لوگ شکار کو جاتے وقت جانور کا نام نہیں لیتے تھے۔ کیونکہ اس سے ان کے نزدیک شکار نہیں ملتا تھا۔ بعض لوگ سفر کے لئے بعض خاص دِنوں کو منحوس سمجھتے۔ اور بعض دن علاج شروع کرانے کے لئے ناموزون خیال کرتے۔ اسی طرح شادیوں کے لئے سال میں تھوڑے ہی دن اچھے سمجھے جاتے باقی دِنوں کے متعلق خیال کیا جاتا۔ کہ اگر ان میں شادی ہوئی تو وُہ کامیاب نہیں ہوگی۔ یہ توہمات اس طرح پیدا ہوئے۔ کہ ابتدائی زمانہ میں جبکہ راہیں مخدوش اور پُرخطر تھیں جب کسی کو سفر میں کوئی حادثہ پیش آتا۔ تو وُہ سوچنے لگتا۔ کہ جب میں سفر کو چلنے لگا تھا تو کونسی غیر معمولی بات مجھے پیش آئی تھی جس کی وجہ سے مجھے اس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ یا جس روز سے میں چلا تھا۔ وُہ کونسا دن تھا اور اس وقت کون کون لوگ موجود تھے۔ فرض کرو۔ اس وقت کوئی یک چشم شخص پاس موجود تھا۔ تو اس کا خیال فوراً اس طرف چلا جاتا۔ کہ وُہی اس مصیبت کا باعث ہے۔ پھر خیال کرتا۔ کہ فلاں شخص بھی تو اسی روز چلا تھا۔ جسے ڈاکوؤں نے مار ڈالا۔ وُہ دِن منگل تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ضرور منحوس دن ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی فوراً اس کے دل میں سوال پیدا ہوتا۔ کہ فلاں شخص جو منگل کے دن ہی مشرق کو گیا تھا۔ وُہ تو بالکل سلامت رہا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس پر خیال کر لیا جاتا۔ کہ منگل کے دن مشرق کی طرف سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ مغرب کی طرف سفر کرنا منحوس ہے۔ اسی طرح جب پھر اسے کسی طرف کا سفر درپیش ہوتا۔ تو وُہ دوسروں سے جو اس طرف کو جا چکے ہوتے۔ دریافت کرتا۔

اور جب اس پر بھی اطمینان نہ ہوتا۔ تو اپنی تسکین کے لئے نئی نئی ترکیبیں سوچتا۔ کبھی کچھ لکیریں یا زمین پر کھینچکر ان میں سے دو دو کاٹتا۔ سب کٹ گئیں۔ یا ایک بچی رہ گئی۔ تو اس سے اپنے کام کے مفید یا مضر ہونے کا نتیجہ اخذ کیا جاتا۔ کبھی آنکھیں بند کر کے اور دونوں ہاتھ پھیلا کر دونوں ہاتھ کی درمیانی انگلیوں کو ملانے کی کوشش کرتا مل جاتیں۔ تو سمجھ لیتا۔ کہ کام ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ کبھی کسی متبرک کتاب میں سے فال نکالتا۔ اور اگر اُس سے مفید مطلب مضمون مل جاتا۔ تو اُس کی تسکین ہو جاتی۔ ورنہ نہیں۔

اسی طرح جب کوئی تندرست شخص دفعۃً بیمار ہو جاتا۔ تو وُہ اس عوارضی انقلاب سے متعجب ہو کر سمجھتا۔ کہ کوئی رُوح اس پر سوار ہو گئی ہے۔ اس لئے اس رُوح کو رضامند کرنے یا ڈرا کر بھگانے کے لئے مختلف طریق اختیار کئے جاتے۔ جنہیں آسیب اُتارنا کہا جاتا ؎

غرض اسی طرح توہمات ترقی کرتے چلے گئے۔ اور ان توہمات نے مختلف شکلیں اختیار کر لیں۔ جنتر منتر۔ ٹونے ٹوٹکے۔ علاج آسیب۔ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے وغیرہ سب اسی کی صورتیں ہیں اور زیادہ تر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ مسلمان بھی ان توہمات کی زنجیروں میں بُری طرح جکڑے گئے۔ چنانچہ فیج اعوج کے زمانہ میں جب مسلمان زمانۂ نبوت سے بہت دُور ہو گئے۔ تو وُہ اس قسم کی لغویات میں زیادہ مبتلا ہو گئے۔ مثلاً جب ان میں سے کسی کو بخار ہو جاتا۔ تو اس کو دُور کرنے کے لئے اس قسم کے بے معنی الفاظ لکھ کر اُسے دے دیئے جاتے تھے۔ کہ طحج طحج طحہو III ۱۱ام ۳۴۷ ⧖ - آسانیٔ وضع حمل کے لئے یہ شعر لکھ کر حاملہ کے بازو پر باندھ دیا جاتا۔ کہ خرا جاشد خرم را نیز جاشد زنِ دہقاں بزاید یا نزاید حالانکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مجھے اور میرے گدھے کو جگہ مل گئی ہے۔ دہقان کی بیوی بچہ جنے یا نہ جنے۔ پھر بزعم خود جنات کو قابو کرنے کے لئے عامل چھلیوں جَو کی روٹی اور ساگ کھاتے راتوں کو کمر تک پانی میں کھڑے ہو ہو کر وظیفہ پڑھتے۔ گھی۔ دودھ۔ گوشت مچھلی اور انڈے وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتے۔ پھر انہی توہمات کے زیر اثر بعض مکان نحس سمجھے جاتے۔ کہتے کہ صبح صبح بندر کا نام لینا منحوس ہے۔ لیکن صورت دیکھنا اچھا ہے۔ پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹنا بھی نحس سمجھا جاتا۔ کسی کام کے کرتے وقت چھینک اور کانے آدمی کا سفر کرتے ہُوئے مل جانا بھی منحوس خیال کیا جاتا۔ اسی طرح جاہل مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال پھیلا ہُوا تھا۔ کہ اگر کوئی شخص کسی بڑے سے بڑے عمل کا عامل ہو جائے۔ تو اس کے قابو میں موکل آجاتے ہیں اور وُہ ان کے ذریعہ ہر قسم کے کام لے سکتا ہے۔ سفر کے لئے اسے سواری کی ضرورت نہیں رہتی۔ ادھر اُس نے ارادہ کیا۔ اور ادھر موکل اسے لے اُڑا۔ کھانا پکانے کے لئے باورچی کی ضرورت نہیں رہتی۔ خیال آتے ہی نہایت نفیس خوانوں میں گرما گرم تازہ کھانا حاضر ہو جاتا ہے ملک ملک کے میوے اور مٹھائیاں موکل حاضر کر دیتے ہیں۔ پھر قرآن جو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا تھا۔ کوئی اس کی آیتوں کو مجھے کاٹنے کا منتر بناتا۔ کوئی اس کی سورتوں یا جملوں کے فلیتے بنا کر جنوں کو بلاتا۔ کوئی اس میں سے ایسا اسم اعظم تلاش کرتا جس کے زور سے جنوں دیوں۔ پریوں اور درندوں چرندوں کو اپنا مطیع بنا لے۔ اسی طرح اس کی آیات کو درد سر اور تپ لرزہ وغیرہ کے نسخوں کی جگہ استعمال کیا جاتا۔ پھر کئی ایسی کتابیں لکھی گئیں۔ جن میں زیادہ تر حُب تسخیر اور دُشمن کے مغلوب کرنے کی تدبیروں کا ذکر ہوتا۔ مثلاً لکھا ہوتا۔ کہ دُشمن کی خواب بندی کے لئے انسان اکہتر بار سورۂ فاتحہ پڑھے۔ اور ہر بار ازار بند پر پھونک کر اس میں گرہ دے۔ اور سورۂ فاتحہ نعوذ باللہ اس طرح پڑھے کہ الحمد للہ رب العالمین بستم خواب فلاں بن فلاں۔ الرحمٰن الرحیم بستم اندام فلاں ابن فلاں۔ مالک یوم الدین بسم موئے سر فلاں بن فلاں۔ اسی طرح اس سلسلہ کو سورہ فاتحہ کے آخر تک پہنچایا جاتا۔ جب دو شخصوں میں دُشمنی کرانی ہوتی تو آیت القینا بینھما العداوۃ والبغضا کا نقش منگل کے روز لکھ کر قبر کہنہ میں دفن کیا جاتا۔ جب کسی جن کو جلانا منظور ہوتا۔ تو طریق یہ بتایا جاتا۔ کہ یا اللہ کئی مرتبہ ایک پیلے لتے میں لکھ کر ایک آگ سے اس کو جلایا جائے۔ جب گھر یا کھیت میں چوہے بڑھ جاتے تو کہا جاتا۔ کہ ان کا علاج یہ ہے کہ سورۂ تبت کے نیچے یہ لکھ دیا جائے ایھا الفار ارجعی عنا فان لم ترجعی فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ

غرض کہانتک ان باتوں کا ذکر کیا جائے۔ عامل یہ کہا کرتے تھے کہ اگر کسی نے امتحان پاس کرنا ہو۔ کشائش رزق منظور ہو۔ یا کوئی حل مشکلات کا طالب ہو۔ تو وہ ہمارا تعویذ بازو پر باندھے مراد حاصل ہو جائے گی۔ بعض یہ چالاکی بھی کرتے۔ کہ تعویذ ایسی سیاہیوں سے لکھتے جو بعض امراض میں مفید ہوتیں۔ مثلاً جمال گوٹہ کے تیل سے تعویذ لکھ کر دیتے۔ اور امراض کہنہ مزمنہ میں استعمال کراتے۔ عورتوں کی رحمی امراض دور کرنے کے لئے زعفران اور کستوری سے تعویذ لکھتے۔ کمزوری کے امراض کے لئے سم الفار کے عرق سے تعویذ لکھتے۔ اور لوگ سمجھتے کہ تعویذ سے مرض دور ہوئی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ شیرینی دم کر کے دی جاتی کہ دوسرے کو کھلا دی جائے۔ وہ خوش ہو جائے گا۔ اور بسا اوقات ایسا ہو بھی جاتا۔ مگر یہ شیرینی کا اثر ہوتا نہ کہ دم کا۔ بعض لوگ جو کئی خون اور دیگر عوارض میں مبتلا ہوتے۔ انہیں یہ بتلا دیا جاتا۔ کہ ہر صبح مسجد میں پانی کھرا کرو یا کسی خانقاہ پر ہر صبح جا کر جھاڑو دیا کرو۔ غرض یہ ہوتی۔ کہ صبح کی کھلی ہوا اور ورزش سے اس کی صحت بحال ہو جائے گی

غرض یہ واقعہ ہے۔ کہ مسلمان اسی قسم کے اوہام میں مبتلا تھے یہانتک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اور آپ نے تبلایا کہ یہ سب لغو طریق ہیں۔ صحیح طریق یہ ہے۔ کہ انسان اپنی حاجات کو پورا کرانے کے لئے خدا کی بارگاہ میں جھکے۔ اور اسی سے دعا اور التجا کرے۔ آپ فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں ؎

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

اسی طرح فرماتے ہیں:

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ ؎

اے محرومو اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں۔ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ۔ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالےٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھیگا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔" (کشتی نوح)

یہ وہ پیغام ہے جو اس زمانہ کے مامور و مرسل نے دنیا کو دیا۔ اور جس نے ان تمام قیدوں۔ ان تمام بندھنوں اور ان تمام زنجیروں کو کاٹ کر رکھ دیا۔ جو مسلمانوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں ڈالی ہوئی تھیں۔ اور جن کا بوجھ انکی روح کو خدا تعالیٰ کی طرف پرواز نہیں کرنے دیتا تھا۔ بیشک اب بھی مسلمانوں کا کچھ طبقہ اسی قسم کے توہمات میں مبتلا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اس طبقہ کو جب بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ زندگی بخش پیغام ملا تو وہ یہ کہتے ہوئے دوڑتے چلے آئیں گے کہ۔ ربنا فاغفرلنا خطایانا انا کنا ظالمین۔

حضرت امام حسین رضؓ کی شہادت میں جماعت احمدیہ کے لئے سبق

(۱)

دس محرم الحرام کو دنیائے اسلام کا ایک گروہ نالہ و شیون میں مصروف ہوتا ہے اور دوسری جماعت اگرچہ رسم تعزیہ کے خلاف ہے۔ مگر حزیں و دلفگار ضرور ہے۔ کیونکہ اس تاریخ وہ روح فرسا اور جانگداز سانحہ واقعہ ہوا جس نے امت مسلمہ کے لئے ماتم کا سامان پیدا کر دیا۔ شیعہ صاحبان محرم کو تعزیہ بناتے اور آہ و فغاں کے ذریعہ اس تاریخی یادگار کا اعادہ کرنا چاہتے ہیں۔ تعزیہ کی شرعی حیثیت کچھ ہی ہو۔ اور اس ماتم و سینہ کوبی کے عدم جواز پر کس قدر نصوص صریحہ موجود ہوں۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ جس واقعہ کی یاد قائم رکھنے کے لئے یہ امور معرض وجود میں آتے ہیں۔ وہ ہر مسلم کے لئے دلفگاری اور انتہائی کبیدگی کا باعث ہے۔ اس کا تصور حملہ فرزندان اسلام کے لئے قلبی اذیت اور روحانی جراحت کا موجب ہے کس قدر مہیب اور ہولناک نظارہ ہے۔ کہ طاغوتی لشکر جرار چند علمبرداران توحید و نبوت کھفوڑے سے پاکبازوں، اور ایمان سے لبریز سینوں والی چھوٹی سی جماعت کو کچلنے مٹانے اور نیست و نابود کرنے کے لئے میدان میں بڑھ رہا ہے، سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ کے لخت جگر۔ حضرت علی مرتضےٰؓ کے نور نظر۔ اور امت مسلمہ کے امام و مقتدا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس باطل کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہیں۔ نہایت مختصر جمعیت جس میں ایک حصہ عورتوں اور معصوم بچوں کا بھی ہے آپ کے ہمراہ ہے۔ ان دونوں گروہوں میں مادی مقابلہ تو تھا ہی نہیں۔ آخر سید معصوم حسین رضی اللہ عنہ نے جام شہادت پیا۔ اور یزیدی افواج نے اپنی سفاکی اور بربریت کا نہایت گھنونا مظاہرہ کیا۔ وہ دن گزر گیا۔ میدان کربلا میں جان دینے والی پاک ارواح اعلیٰ علیین میں جا پہنچیں۔ تاریکی کے فرزند خیال کرنے لگے کہ آج ہم نے دنیا سے اپنا سکہ منوا لیا۔ اور حسینؓ کے نام کو صفحۂ دہر سے ناپید کر دیا۔ چند سال کے گزرنے پر وہ ظالم بھی یکے بعد دیگرے اس جہاں سے چل بسے اس حادثہ پر مہینے۔ مہینے اور سال گزرتے گئے۔ حتیٰ کہ آج ہمارے اور اس کے درمیان تیرہ سو سال کا لمبا زمانہ ہے۔ مگر تاریخ کے صفحات گواہ ہیں نسل انسانی کے وقائع شاہد ہیں۔ کہ کربلا کے میدان نے درحقیقت یزید کی موت اور حضرت حسینؓ کی ابدی زندگی کا فیصلہ کیا تھا۔ صدیاں بیت جانے پر بھی امام حسینؓ زندہ ہیں۔ ان کا ذکر خیر باقی ہے۔ ان کا اسوہ حسنہ امت کے لئے قابل تقلید ہے۔ مگر یزید کا نام اگر ذکر ہوتا ہے قاتلین امامؓ کا تذکرہ اگر ہوتا ہے تو محض عبرت اور ان کے فعل شنیع سے بیزاری کے لئے۔ ہر مولود کے لئے مرنا ضروری ہے۔ مگر ان کو مردہ مت کہو۔ جو راہ خدا میں شہید ہوئے۔ اور دین اور اس کی حرمت کے قیام کی خاطر اپنی جانیں قربان کر گئے۔

(۲)

بے شک حضرت امام حسینؓ کی مظلومانہ وفات ہر حساس مسلم کو خون کے آنسو رلاتی ہے۔ اس کے دل پر نمک پاشی کرتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آج اس ماتم سے کیا فائدہ۔ اور آج اس کرب و اضطراب کا کیا نتیجہ؟ محض ماتم کرنا تو قوت عمل کا ضیاع اور قوم کے قویٰ کو معطل کرنا ہے آؤ ہم غور کریں۔ کہ خدا کی اس مصلحت میں امت کے لئے کیا سبق ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس موت سے حضرت امام حسینؓ کا تو کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ان کے لئے تو آسمانوں اور زمینوں میں مدح کے ترانے گائے گئے۔ اور انہیں ہمیشہ کے لئے ایک بلند مرتبہ حاصل ہو گیا۔ نقصان اگر پہنچا۔ تو امت کو جو ایسے مقدس وجود کے فیوض سے جلد محروم ہو گئی۔ اور وہ تلوار جو لخت جگر بتولؓ کی گردن پر چلائی گئی۔ اس نے لمبے زمانہ تک کے لئے اسلام کے نام لیوؤں کو تختہ مشق بنایا۔ اور مسلمانوں پر اس قسم کے آلام و مصائب آئے کہ ان کی یاد سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مگر سوچنے کے قابل یہ امر ہے کہ آنے والی نسلیں موت حسینؓ سے کیا سبق لیں میرے نزدیک وہ سبق یہ ہے۔ کہ جب دین کی عمارت تعمیر ہو رہی ہو۔ یا اس عمارت کی تجدید ہو رہی ہو تو جن وجودوں کو خدا نے اس قصر کی بنیادی اینٹیں بنایا ہو۔ یا جن مقدسوں کو اس محل کے ستون اور شہتیر قرار دیا ہو۔ ان پر حملہ اور ان کی تخریب کو سہل انگاری یا بے اعتنائی سے برداشت کر لینا۔ اور ان کی حفاظت میں کوتاہی کرنا درحقیقت اس محل کی بنیادوں میں تزلزل پیدا کرنے اور اسکے ستونوں کے ہلا دینے کے مترادف ہے۔ احادیث نبویہ میں صریح پیشگوئی موجود ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ساتھ عالم اسلامی پر تباہی اور خانہ جنگی کا دروازہ کھل جائیگا۔ اسمیں بھی مذکورہ بالا سبق کی طرف ہی اشارہ ہے۔ امت کے ارباب حل و عقد نے واقعہ حسین رضی اللہ عنہ کے وقت اسے وہ اہمیت نہیں دی جس کا یہ مستحق تھا۔ اور جمہور نے اس کی طرف اتنی توجہ نہیں کی جتنی کرنی چاہیئے تھی۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اب امت کے افراد صدیوں سے رو رہے ہیں۔ وقت پر احتیاط اور توجہ بہت سے خطرناک عواقب سے بچا لیتی ہے۔ اے کاش! کہ اب بھی یہ حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائے۔ کہ جنہیں خدا نے زمین کے اقطاب بنایا ہے۔ ان کی موت سے

مظلومانہ موت سے ایک تہلکہ برپا ہوجاتا ہے اسلئے جہانتک ممکن ہو۔ ان کی حفاظت۔ انکی عزت و ناموس کی حفاظت کو فرض سمجھنا چاہیئے۔

— ۳ —

غیر احمدی دوستوں سے میں کیا کہوں۔ انکا تو بیشتر حصہ آئندہ اس نورِ روحانیت کی جلوہ گری سے ہی منکر ہے۔ ان کے زعم میں تو سابقہ بزرگوں ایسے بزرگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے۔ ہاں میں اپنے احمدی بھائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ ہم میں خدا کا فرستادہ ظاہر ہوا۔ اور اپنا فرض ادا کر کے اپنے رب سے جا ملا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد خلفاء کی بشارت دی۔ اور ساتھ ہی تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلادے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہان بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴ و ۶۵)

ایسے وجودوں کی عزت و حرمت کی حفاظت دراصل قوم و جماعت کی عزت و حرمت کی حفاظت ہے۔ سلسلہ احمدیہ ابھی آغاز کی حالت میں ہے۔ اس محل کی دیواریں استوار ہو رہی ہیں اور اسکی بنیادوں کو پختہ کیا جا رہا ہے۔ چونکہ یہ جمالی سلسلہ ہے۔ اسلئے اس میں اور بھی زیادہ احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہے۔ کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جن کا مقصد نظام خلافت کو برباد کرنا ہے۔ وہ جھوٹے اور ناپاک بہتانات اور شرمناک سازشوں اور منصوبوں سے یہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان حالات میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان تمام الزامات اور حملوں کے دفاع کیلئے سینہ سپر رہے اور جہانتک طاقت ہو کوشش کرے کہ دشمن اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو۔ درحقیقت ان وجودوں کی حفاظت جماعت احمدیہ کی حفاظت ہے اور اسمیں کوتاہی کرنا دینی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ہے۔ ان کی عزت و ناموس پر حرم

"مسیح یقیناً پھر آرہا ہے"

چندروز ہوئے مجھے ایک ٹریکٹ مصنفہ آرتھر مرسر جس کا عنوان اوپر درج ہے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ آرتھر مرسر صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہم لوگ بھی بے ایمانی کے زمانے میں رہتے ہیں۔ اور بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ہم درحقیقت ان آخری دنوں میں سے گذر رہے ہیں۔ اور ہمیں انہی برے دنوں نے آدبایا ہے جن کا ذکر ۲ تمطاؤس میں آیا ہے۔ یہ سچ ہو یا غلط اس میں کلام نہیں کہ روئے زمین پر ایک عالمگیر روحانی زوال اور بے دینی کا دور دورہ ہے۔ اور بالخصوص ہمارے خداوند کی آمد ثانی کے عقیدہ کے متعلق مسیحیوں کا ایمان کم ہو رہا ہے۔"

مسیحیوں کے اس ایمان کو جو روز بروز کم ہو رہا ہے۔ زیادہ اور تازہ کرنے کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"مقدس پطرس اپنے دوسرے خط میں لکھتا ہے "یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے مطابق چلیں گے اور کہیں گے۔ کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟"

ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والوں کو مسیح کا وہ وعدہ یاد دلا کر جو انہوں نے اپنی آمد ثانی کے متعلق کیا لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح دنیا میں آیا۔ اور اپنا کام ختم کر کے وہ اوپر اٹھا لیا گیا۔ لیکن اپنے صعود سے قبل اس نے ایک نہایت ہی ضروری بات کہی جو یوحنا ۱۴: ۳ میں لکھی ہے۔ یعنی "میں پھر آؤں گا"۔ اور کتاب مقدس کے آخری باب کی آخری آیت سے آیت ما قبل میں مرقوم ہے "یقیناً میں جلد آنیوالا ہوں"۔ پس ایک بات بالکل واضح ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح سچ مچ دوبارہ آنیوالا ہے۔"

لیکن سوال یہ ہے کہ وہ آئیگا کب؟ اس کا جواب بائیبل کی زبان سے یہ دیتے ہیں:۔

"اُسدن یا اس گھڑی کی نسبت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ"۔ مگر اس طرح وہ بہت مشکل میں پڑ گئے کیونکہ یسوع مسیح کا وعدہ تو موجود ہے اور اسکو سچا تسلیم کرنے میں ذرا سی کمزوری دکھانا بھی انکے نزدیک بے ایمانی ہے لیکن ساتھ ہی وعدہ پورا ہونے کے متعلق اپنی لاعلمی کا بہت بے بسی کے ساتھ اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسکے آنیکا وقت موجودہ زمانہ ہے ان کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ان "پوشیدہ باتوں" کے جاننے کی سعی ناکام کرتے ہیں۔ جو صرف "خداوند ہمارے خدا کے ذمے ہیں"۔ کاش وہ سوچتے کہ اگر موجودہ زمانہ مسیح کی آمد کا نہیں تو کیوں انکا دل انہیں کتاب مقدس کی آیت "میں جلد آنیوالا ہوں" پڑھنے پر مجبور کرتا ہے اور کیوں وہ اسکی آمد کا بے تابی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں اور بعض ان کے ہم مشرب کہہ چکے ہیں کہ اگر اب وہ نہیں آتا تو کبھی بھی اسکے آنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن انہیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا انکی حالت ان لوگوں کے مشابہ تو نہیں جو اب تک کسی آنیوالے کے انتظار میں ہیں یسوع مسیح آچکا۔ خدا نے صاف الفاظ میں فرما دیا انا انزلنا قریباً من القادیان۔ آسمان نے اسکے آنے کی گواہی دی۔ زمین نے زلازل کے جھٹکوں سے لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ اسنے خود باوازِ بلند کہا:۔

منم مسیح ببانگ بلند مے گویم
منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد

اور یہاں تک فرما دیا کہ:۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آہ! وہ آ کر چلا بھی گیا۔ لیکن افسوس انہوں نے اس کا وہ قول بھلا دیا جو اسنے کہا تھا کہ "خبردار جاگتے اور دعا مانگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئیگا۔ یہ اس آدمی کا حال ہے جو پردیس گیا ہوا ہو اور اسنے گھر چھوڑتے وقت اپنے نوکروں کو اختیار دیا یعنی ہر ایک کو اس کا حکم بتا دیا۔ اور دربان کو حکم دیا کہ جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے۔ شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک آ کر وہ تم کو سوتا پائے اور جو میں تم سے کہتا ہوں سب سے کہتا ہوں کہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش

کیا آپ اس کے پورا کرنے میں کوشاں ہیں؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے الفضل کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اس کے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔

ہم الفضل کے خریدار احباب سے جن کے حلقہ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے جو الفضل کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے مگر اسے نہیں خریدتا۔ مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا انہوں نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا کرنے کیلئے ایسے احمدی دوست کو الفضل کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی؟

اگر کسی وجہ سے آپ کو ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا۔ تو آپکا فرض ہے کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرما کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا رہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔"

نیاز مند منیجر الفضل قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایک طرف تو کوئلہ کی کانوں سے کوئلہ آنے کی مقدار بہت کم ہوگئی ہے۔ دوسری طرف ضروری اشیاء کی نقل وحرکت بہت بڑھ گئی ہے۔ لہذا ریلوے ضروری سمجھتی ہے۔ کہ کوئلہ کے ذخائر کو بہت احتیاط سے برتا جائے۔ اس لئے موجودہ مسافر گاڑیوں میں سے چند ایک بند کردی جائیں گی۔ مسافر گاڑیوں کی یہ کمی محض عارضی ہے۔ اگر کوئلہ کی آمد کی صورت بہتر نہ ہوئی۔ تو شائد گاڑیاں اور بھی کم کرنی پڑیں۔

وہ گاڑیاں جو یکم فروری ۱۹۴۲ء سے بند کردی گئی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

مین لائن گاڑیاں

جن سٹیشنوں کے درمیان گاڑیاں بند کردی گئی ہیں:-

گاڑی کا نمبر	از	تا
۸۳ اپ	میرٹھ شہر	انبالہ چھاؤنی
۸۴ ڈاؤن	انبالہ چھاؤنی	میرٹھ شہر
۱۶۵ اپ	دہلی	سہارن پور
۱۶۶ ڈاؤن	سہارن پور	دہلی
۱۱۹ اپ	سہارن پور	لدھیانہ
۱۲۰ ڈاؤن	لدھیانہ	سہارن پور
۱۰۱ اپ	کراچی	کوٹری
۱۲۸ ڈاؤن	وزیر آباد	لاہور
۱۲۵ اپ	لاہور	وزیر آباد
۱۱۰ ڈاؤن	لالہ موسیٰ	لاہور
۱۸۳ اپ	لاہور	لالہ موسیٰ
۱۸۴ ڈاؤن	لالہ موسیٰ	وزیر آباد
۱۳۱ اپ	امرتسر	لاہور
۱۱۵ اپ	امرتسر	لاہور
۳۲۱ اپ	امرتسر	لاہور
۱۷۰ ڈاؤن	لاہور	امرتسر
۱۳۲ ڈاؤن	لاہور	امرتسر
۱۱۶ ڈاؤن	لاہور	امرتسر
۱۸۲ ڈاؤن	لاہور	لدھیانہ
۷۹ اپ	لدھیانہ	لاہور
۳۵۰ اپ	لاہور	راولپنڈی
۳۰۴ ڈاؤن	راولپنڈی	لاہور
۲۸۵ اپ	سمہ سٹہ	ملتان چھاؤنی
۲۸۶ ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	سمہ سٹہ
۱۰۳ اپ	ملتان چھاؤنی	منٹگمری
۱۰۴ ڈاؤن	منٹگمری	ملتان چھاؤنی
۱۹ اپ	راولپنڈی	پشاور چھاؤنی
۲۰ ڈاؤن	پشاور چھاؤنی	راولپنڈی

برانچ لائن گاڑیاں

گاڑی کا نمبر	از	تا
۳۴۵ اپ	سرہند	روپڑ
۳۴۶ ڈاؤن	روپڑ	سرہند
۲۰۱ اپ	جالندھر شہر	فیروزپور چھاؤنی
۲۰۲ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	جالندھر شہر
۳۷۹ اپ	قصور	امرتسر
۳۸۰ ڈاؤن	امرتسر	قصور
۲۹ اپ	ترن تارن	امرتسر
۳۴ ڈاؤن	امرتسر	ترن تارن
۳۱ اپ	ترن تارن	امرتسر
۳۰ ڈاؤن	امرتسر	ترن تارن
۱۴۹ اپ	فیروزپور چھاؤنی	میکلوڈ گنج روڈ
۱۵۰ ڈاؤن	میکلوڈ گنج روڈ	فیروزپور چھاؤنی
۲۱۰ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	لدھیانہ
۴۱۹ اپ	لدھیانہ	فیروزپور چھاؤنی
۲۱۱ اپ	دھوری	لدھیانہ
۲۱۲ ڈاؤن	لدھیانہ	دھوری
۵۱ اپ	کوٹری	جیکب آباد
۴۸ ڈاؤن	جیکب آباد	روہڑی
۱۳۳/۴۰ ڈاؤن	لاڑکانہ	روہڑی
۳۹/۱۴۲ ڈاؤن	روہڑی	کوٹری
۵۲ ڈاؤن	لاڑکانہ	کراچی
۱۴۳ اپ	کوٹری	لاڑکانہ
۴۸۹/۴۹۸ ڈاؤن	پاڈعیدان	ٹنڈو آدم
۲۸۸/۳۸۹ "	ٹنڈو آدم	پاڈعیدان
۵۵ اپ	کوٹری	ٹلٹی
۵۶ ڈاؤن	ٹلٹی	کوٹری
۲۵۱ اپ	وزیر آباد	سیالکوٹ
۱۲۵ اپ	وزیر آباد	سیالکوٹ
۲۹۲ ڈاؤن	سیالکوٹ	وزیر آباد
۱۲۶ ڈاؤن	سیالکوٹ	وزیر آباد
۱۵۲ ڈاؤن	جموں توی	وزیر آباد
۱۵۱ اپ	وزیر آباد	جموں توی
۱۸۱ اپ/۱۸۲ ڈاؤن	لائل پور	لاہور
۲۷۷ اپ/۲۷۸ ڈاؤن	لاہور	لائل پور
۴۲۱/۴۲۲ ڈاؤن	لائل پور	لاہور
۴۳۹/۴۴۲ ڈاؤن	لاہور	لائل پور
۴۳ اپ	شورکوٹ روڈ	جھنگ مگھیانہ
۴۴ ڈاؤن	جھنگ مگھیانہ	شورکوٹ روڈ
۲۲۵ اپ/۲۲۸ ڈاؤن	راولپنڈی	کوہاٹ چھاؤنی
۲۲۷ اپ/۲۲۶ ڈاؤن	کوہاٹ چھاؤنی	راولپنڈی
۲۳۷ اپ	ٹیکسلا	حویلیاں
۲۳۸ ڈاؤن	حویلیاں	ٹیکسلا
۹ اپ/۱۱ ڈاؤن	روہڑی	لاڑکانہ

کوئٹہ ڈویژن میں گاڑیاں مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق چلینگی

۱۔ کوئٹہ۔ چمن سیکشن

۱۸۷ اپ۔ سوموار۔ بدھ اور جمعہ

۱۸۸ ڈاؤن۔ منگلوار۔ جمعرات اور ہفتہ

بروز اتوار کوئی گاڑی نہیں چلیگی

۲۔ کوئٹہ احمد وال فورٹ کنڈی سیکشن

گاڑی کا نمبر	یوم	سٹیشن
۳۶۳ اپ	سوموار	کوئٹہ۔ احمدوال
۳۶۴ ڈاؤن	منگلوار	احمدوال۔ کوئٹہ
۳۶۳ اپ	بدھوار	کوئٹہ۔ فورٹ کنڈی
۳۶۳ اپ	جمعرات	کوئٹہ۔ فورٹ کنڈی
۳۶۴ ڈاؤن	جمعہ	فورٹ کنڈی۔ کوئٹہ
۳۶۴ ڈاؤن	ہفتہ	فورٹ کنڈی۔ کوئٹہ

بروز اتوار کوئی گاڑی نہیں چلیگی

(۳) فورٹ سنڈیمن اور بوستان کے درمیان گاڑیاں بجائے منگل جمعرات اور ہفتہ کے سوموار، بدھ، اور جمعہ کے روز چلا کریں گی۔

مذکورہ بالا گاڑیاں بند ہونیکی وجہ سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں وقت میں کی گئی ہیں

گاڑی کا نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
۶۸ ڈاؤن	لاہور	۱۳ بجکر ۴۰ منٹ	سہارن پور	ا بجکر ۱۰ منٹ
۴۳ ڈاؤن	روہانہ کلاں	۱۶ بجکر ۳۹ منٹ	میرٹھ شہر	۱۸ بجکر ۳۶ منٹ
۲۵ اپ	داؤرالا	۹ بجکر ۳۶ منٹ	مظفر نگر	۱۰ بجکر ۴۰ منٹ
۱۳۹ اپ	کھاٹاؤلی	۲۰ بجکر ۲۸ منٹ	سہارن پور	۲۲ بجکر ۴۰ منٹ
۴۲ ڈاؤن	پشاور چھاؤنی	۲۲ بجکر ۴۲ منٹ	ناصر پور	۲۳ بجکر ۱۰ منٹ
۴۲ ڈاؤن	کالاشاہ کاکو	۱۴ بجکر ۵۴ منٹ	لاہور	۱۵ بجکر ۳۰ منٹ
۵۸ ڈاؤن	کیمبل پور	۲۰ بجکر ۲۹ منٹ	لارنس پور	۲۰ بجکر ۴۹ منٹ
۱۲۶ ڈاؤن زائد کی گئی ہے	لالہ موسےٰ	۱۴ بجکر ۱۵ منٹ	کاموکے	۱۷ بجکر ۴۸ منٹ
۵۷ اپ	کیمبل پور	۷ بجکر ۱۷ منٹ	نوشہرہ	۸ بجکر ۳۶ منٹ
۱۴ اپ	سیہالہ	۲۱ بجکر ۳۷ منٹ	راولپنڈی	۲۲ بجکر ۱۰ منٹ
"	ناصر پور	۵ بجکر ۵۸ منٹ	پشاور چھاؤنی	۶ بجکر ۳۰ منٹ
۱۹۱ اپ	کراچی شہر	۱۹ بجے	روہڑی	۸ بجکر ۴۵ منٹ
۱۹۲ ڈاؤن	روہڑی	۱۸ بجکر ۲۵ منٹ	کراچی شہر	۸ بجکر ۴۵ منٹ
۱۲۸ نئی، ۱۸۴ ڈاؤن	جموں (توی)	۳ بجکر ۵۵ منٹ	وزیر آباد	۶ بجکر ۲۰ منٹ
۲۸ ڈاؤن	سمبڑیال	۱۰ بجکر ۳۷ منٹ	وزیر آباد	۱۱ بجکر ۲۰ منٹ
۲۹۶ ڈاؤن	جموں (توی)	۱۹ بجکر ۳۰ منٹ	وزیر آباد	۲۲ بجکر ۲۰ منٹ
۱۲۹ اپ	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۱ بجکر ۲۳ منٹ	جموں (توی)	۲۲ بجکر ۲۰ منٹ
۴۲۰ ڈاؤن	اجیت وال	۲۰ بجکر ۳۸ منٹ	لدھیانہ	۲۲ بجکر ۱۰ منٹ
۴۲۶ ڈاؤن	گورو ہرسہائے	۷ بجکر ۵۹ منٹ	فیروزپور چھاؤنی	۹ بجکر ۱۵ منٹ
۲۷۵ اپ	گوہلوار دارپال	۱۰ بجکر ۱۳ منٹ	امرتسر	۱۰ بجکر ۴۵ منٹ
۴۴۲ ڈاؤن	پیراں غائب	۱۳ بجکر ۱۲ منٹ	ملتان چھاؤنی	۱۳ بجکر ۳۵ منٹ
۴۳۷ اپ	بھائیکے	۱۹ بجکر ۱۷ منٹ	سانگلاہل	۲۰ بجکر ۷ منٹ
۱۳۷ اپ	لاہور	۱۹ بجکر ۵۵ منٹ	چیچو کی ملیاں	۲۰ بجکر ۴۸ منٹ
۱۰۱ اپ/۱۹۰ ڈاؤن زائد کی گئی ہے	لاڑکانہ	۱۹ بجکر ۵۵ منٹ	کوٹری	۳ بجکر ۵۸ منٹ
۱۳۹ اپ/۱۰۲ ڈاؤن زائد کی گئی ہے	کوٹری	۱۰ بجکر ۱۸ منٹ	روک	۱۰ بجکر ۵ منٹ
۵۲ ڈاؤن	جیکب آباد	۱۹ بجکر ۲۰ منٹ	لاڑکانہ	۲۳ بجکر ۵ منٹ
۱۷۷ اپ/۱۷۸ ڈاؤن نئی	کوٹری	۱۱ بجکر ۳۰ منٹ	روہڑی	۲۳ بجکر ۱۵ منٹ
۱۶۹ اپ/۱۷۰ ڈاؤن نئی	روہڑی	۴ بجے	کوٹری	۱۶ بجکر ۷ منٹ

بقیہ صفحہ نمبر ۶

۱۹۲ - ڈاؤن ٹرین نواز داہری - ڈیتھا بولاری - براد آباد - ران پٹھانی اور پیری کے سٹیشنوں پر ٹھہرے گی -

مذکورہ بالا تبدیلیوں کی وجہ سے تھرد جانے والی گاڑیاں جو کہ ٹائم ٹیبل کے صفحہ نمبر ۱ و ۲ اور ۳ پر مشتہر کی گئی ہیں - اور مذکورہ بالا اوقات کے مطابق چل رہی ہیں - اور ان کی سواریاں لینے والی گاڑیاں اور وہ گاڑیاں جن کا نیچے ذکر کیا گیا ہے - یکم فروری ۱۹۴۲ء سے بند کر دی جائیں گی -

گاڑی کا نمبر	از سٹیشن	تا سٹیشن	گاڑیوں کی کیفیت
۶۶ - ڈاؤن / ۶۳ - اپ اور ۲۲۷ / ۲۲۶ ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	راولپنڈی	پوسٹل کمپارٹمنٹ کے ساتھ درجہ سوم کا ڈبہ ہوگا
۲۱۹ / ۲۲۲ - ڈاؤن / ۲۱۹ - اپ اور ۶۴ - ڈاؤن / ۵۹ - اپ	راولپنڈی	ملتان چھاؤنی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۴ - ڈاؤن / ۵۳ - اپ / ۵۲ - ڈاؤن	ملتان چھاؤنی	کوٹری	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۸۳ - اپ / ۵۴ - ڈاؤن / ۴۳ - اپ	کوٹری	ملتان چھاؤنی	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۳۵ - اپ / ۲۹۵ - اپ	لاہور	جموں (توی)	اول - دوم - درمیانہ اور تیسرا درجہ
۱۵۲ - ڈاؤن / ۳۴ - ڈاؤن	جموں (توی)	لاہور	〃 〃 〃 〃
۲۹۶ - ڈاؤن / ۴ - ڈاؤن میل	جموں (توی)	لاہور	تھرڈ کلاس
۷ - اپ / ۹۲ - ڈاؤن / ۴۹ / ۹۲ - ڈاؤن / ۱۸۳ - اپ	کراچی شہر	جیکب آباد	اول - دوم - درمیانہ اور تیسرا درجہ
۴۸ - ڈاؤن / ۸ - ڈاؤن	جیکب آباد	کراچی شہر	〃 〃 〃 〃

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے متعلق متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں -

جنرل منیجر

وصیت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں - تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو - تو دفتر کو اطلاع کر دے - سکریٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۴۸ :- منکہ امۃ العزیز زوجہ عبدالرحمٰن یحیٰ قوم ارائیں عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ / ۱۲ / ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو - اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

(ا) - زیورات طلائی چوڑیاں دو عدد - کانٹے ایک جوڑی - ڈنڈیاں چھ عدد - انعام - انگوٹھی کل وزن دس تولے - قیمت تخمیناً چار سو پچاس روپے - زیورات نقرئی پٹڑیاں ایک جوڑی لچھیاں ایک جوڑی - چھلبل ایک جوڑی - پازیب ایک جوڑی - کنگن ایک جوڑی وزن کل ڈیڑھ صد تولہ - قیمت نوے ۹۰ روپے - قیمت جائیداد بالا معہ مہر ساڑھے بارہ صد روپے ہوتی ہے - مہر مبلغ سات صد ۷۰۰ روپے ابھی تک خاوند کے ذمہ ہے - اس کے علاوہ میری کوئی موجودہ جائیداد نہیں ہے - میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

العبــــــــــــد

امۃ العزیز بقلم خود معرفت نور احمد صاحب سنوری کارکن سلطان برادرز

گواہ شد

عبدالرحمٰن یحیٰ خاوند موصیہ

گواہ شد

نور احمد سنوری کارکن سلطان برادرز قادیان

احباب کی خدمت میں

ہم متواتر ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے - یا ۲۰ فروری ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - (ایسے احباب کی فہرست الفضل مورخہ ۲۱ - ۲۲ جنوری ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکی ہے) گذارش کرتے ہیں - کہ وہ بہت جلد چندہ ارسال فرما دیں -

بعض احباب کا چندہ بذریعہ محاسب یا بذریعہ منی آرڈر پہنچ چکا ہے - جن اصحاب نے ابھی تک ادائیگی نہیں فرمائی - ان کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے - کہ وہ براہ کرم ۸ / فروری ۱۹۴۲ء تک چندہ دفتر میں ارسال فرما دیں -

الفضل اس وقت احباب کی خاص توجہات کا محتاج ہے - کاغذ اور دیگر سامان کی شدید گرانی نے سخت مشکلات پیدا کر رکھی ہیں - ان حالات میں ہم احباب سے توقع رکھتے ہیں - کہ وہ اپنے ایک ہی قومی روزنامہ سے ہر ممکن تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے -

نیازمند :- منیجر الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنگاپور ۲۹ر جنوری۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ وسطی ملایا میں برطانی فوجیں اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ جاپانی اب سنگاپور سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ سنگاپور کا ساحلی علاقہ جس کی چوڑائی ایک میل کے قریب ہے شہری آبادی سے خالی کیا جا رہا ہے۔

بٹاویہ ۲۹ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپانی فوجیں بورنیو کے مغربی ساحل پر پیناگگدٹ کے مقام پر اترنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ اس علاقہ میں دشمن کا دباؤ بہت بڑھا ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نیوگنی اور نیوبرٹن میں حالت مبہم سی ہے۔

رنگون ۲۹ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل آٹھ جاپانی طیاروں نے شمالی رنگون میں ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ اور آج صبح بھی۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوجوں کے آنے پر مسٹر ڈی ولیرا نے جو پروٹسٹ کیا تھا۔ اس کے جواب میں شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم نے کہا ہے۔ کہ مسٹر موصوف کو ہمارے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہم ان فوجوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مسٹر ڈی ویرا نے پارلیمنٹ میں کہا۔ کہ آئرش ری پبلکن آرمی اس جنگ میں جرمنی کو امداد دینے کے حق میں تھی۔ اور بیرونی آدمیوں کو ملک میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس پارٹی کا نازی ایجنٹوں کے ساتھ میل جول ہے اور آئرلینڈ میں نازی ایجنٹ موجود ہیں۔ بعض پیراشوٹ کے ذریعہ یہاں اترے تھے۔

لنڈن ۔ ۲۹ر جنوری۔ پارلیمنٹ میں گورنمنٹ پر اعتماد کی تحریک پر بحث کا جواب دینے کے لئے مسٹر چرچل نے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ کہ جنگ کو کامیابی سے چلانے کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے تمام ذرائع استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ مگر میں کہہ نہیں سکتا۔ کہ سنگاپور پر جاپانی حملہ اور جوہور کی جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر کئی ہفتوں سے وہاں بھاری کمک بھیجی جا رہی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ میں نہ کوئی عذر پیش کرتا ہوں اور نہ بہانہ اور نہ ہی کوئی وعدہ کرتا ہوں۔ ہر ممبر کو اپنی ضمیر کے مطابق ووٹ دینا چاہیئے مجھے انجام کار اپنی فتح پر کامل یقین ہے آراء شماری پر ۴۶۴ ووٹ حکومت کے حق میں اور صرف ایک مخالف تھا۔

لنڈن ۔ ۳۰ر جنوری۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ لیبیا میں جرمن فوج نے پھر بن غازی پر قبضہ کر لیا ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع یہ تھی کہ وہاں برطانی فوج کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر وہاں دشمن کا قبضہ ہو جائے تو یہ امر بعید نہیں۔

واشنگٹن ۔ ۳۰ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فلپائن کے علاقہ بٹان میں جاپانی فوج نے ہماری فوجوں کے دائیں اور بائیں بازوؤں پر شدید حملے کئے۔ لیکن ہمارے توپخانہ نے انہیں ناکام کر دیا۔ اور دشمن کو بھاری نقصان ہوا۔

کینبرا ۔ ۲۹ر جنوری۔ آسٹریلین پارلیمنٹ کے ایک لیبر ممبر نے وزیر جنگ کو تار دیا ہے کہ چونکہ بحرالکاہل کے حالات مخدوش ہیں۔ اس لئے یورپ اور افریقہ سے آسٹریلیا کی تمام بری اور ہوائی فوجوں کو واپس بلا یا جائے۔

لنڈن ۔ ۳۰ر جنوری۔ مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پوری طرح مسلح امریکن فوجیں نہایت سرعت کے ساتھ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں بھیجی جا سکتی ہیں۔ اور امریکہ سے سامانِ جنگ بہ زیادہ حفاظت کے ساتھ وہاں پہنچ سکتا ہے۔ شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوجیں مسٹر ڈی ویلرا کے لئے نقصان رساں نہیں ہونگی۔ بلکہ ان کے ملک کی حفاظت کریں گی۔

دہلی ۔ ۲۹ر جنوری۔ حکومت ہند نے اخبارات پر کنٹرول کا ایک آرڈیننس جاری کر دیا ہے۔ اس کے مطابق اخبارات کی قیمت صفحوں کی تعداد کے لحاظ سے مقرر کر دی جائیگی۔ اس حکم پر ۲ر فروری سے عمل شروع ہو جائے گا۔

دہلی ۔ ۲۹ر جنوری۔ ایک آرڈیننس کے ذریعہ حکومت ہند نے خام کپاس کی درآمد پر مزید ایک آنہ فی پونڈ ٹیکس لگانے اعلان کیا ہے۔ اس سے جو آمد ہو گی۔ اسے ہندوستان میں کپاس کی کاشت کرنے والوں کے فائدہ کے لئے خرچ کیا جائیگا۔

لاہور ۲۹ فروری۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے جنرل مینیجر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کی ضرورتوں کے پیش نظر اور ملک کی اہم اقتصادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مختلف سیکشنوں پر بہتر مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ اور اگر کوئلہ کی بہم رسانی کی حالت بہتر نہ ہوئی تو مزید گاڑیاں بند کر دی جائینگی۔

کراچی ۲۹ر جنوری۔ سر سکندر حیات خانصاحب نے نمائندہ پریس سے کہا۔ کہ میں نے عراق اور ایران میں ہندوستانی سپاہیوں کو بہت پُرجوش اور خوش و خرم پایا ہے۔

سڈنی ۲۹ر جنوری۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک بیان میں کہا۔ کہ روس کی طرح دشمن کے قبضہ میں آجانے والی چیزوں کی اپنے ہاتھوں تباہی کی سکیمیں متفقہ طور پر تیار کی جا رہی ہیں۔ اون اور دیگر ضروری اشیاء کے سٹاک کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ جرمن فوجی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ سمولنسک ہٹلر کا ہیڈ کوارٹر کبھی بھی نہ تھا۔ اس لئے یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ شہر یا تو جرمنوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ یا نکلنے والا ہے۔

چنکنگ ۔ ۲۹ر جنوری۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی محاذ پر جاپانیوں کو برابر شکست ہو رہی ہے اور وہ اکولہ سے بھاگ رہے ہیں۔ مشرقی چین میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ مرکزی چین میں تین مقامات پر جاپانیوں پر حملے کئے گئے۔

لاہور ۳۰ر جنوری۔ سر سکندر حیات خان صاحب تین ہفتہ کے دورہ کے بعد آج صبح نو بجے واپس پہنچ گئے۔

سڈنی ۲۹ر جنوری۔ وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ آسٹریلیا میں تمام غیر ضروری صنعتیں بند کر کے ان میں کام کرنے والے مزدوروں کو سامان حرب کی تیاری پر لگا دیا جائے گا۔ بھرتی پر اثر انداز ہونے والی کسی تحریک کو برداشت نہیں کیا جائیگا۔

واشنگٹن ۲۹ر جنوری۔ سینیٹ نے ایک بل پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے ۲۳ ہزار طیارے تیار کئے جائیں گے۔ اور دس ہزار اشخاص کو ہوا بازی کی تعلیم دینے پر مامور کیا جائیگا۔

دہلی ۲۹ر جنوری۔ مرکزی اسمبلی کے بجٹ سشن میں پیش کرنے کے لئے ایک ممبر نے ایک تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے کہ جن ۲۶ قوموں نے معاہدہ واشنگٹن پر دستخط کئے ہیں۔ ان سے مطالبہ کیا جائے کہ گوروں اور کالوں کے سیاسی اور معاشرتی حقوق کی مساوات کا اعلان کر دیں۔

دہلی ۲۹ر جنوری۔ حکومت ہند کے محکمہ سپلائی کو ماہ دسمبر میں برطانی اور ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ایک ارب ننانوے کروڑ سگریٹوں کا آرڈر ملا ہے۔ ایک ارب اٹھارہ کروڑ سگریٹوں کا آرڈر گذشتہ ماہ موصول ہوا تھا۔

بھاگلپور ۲۹ر جنوری۔ کل محرم کا جلوس جب ایک ہندو محلہ میں ایک پیپل کے درخت کے پاس پہنچا۔ تو اینٹ پتھر پڑنے لگے۔ اس پر فرقہ وار فساد ہو گیا۔ جس میں چار آدمی ہلاک اور اسی زخمی ہوئے۔ امن قائم کرنے کے لئے پٹنہ سے پولیس کی امداد طلب کی گئی۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ ایک برطانی فوجی جرنیل کی رائے ہے۔ کہ روسی فوج آئندہ جولائی تک برلن پہنچ جائے گی۔ سٹالن آج سب سے بڑا کمانڈر ہے۔

ٹوکیو ۔ ۲۹ر جنوری۔ جاپان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اب ملایا میں جاپانی فوجوں کو قدم قدم پر شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی